النور اللامعة فی حکم الجماعة الثانیة

جماعت ثانیہ

مسجد محلّہ میں جماعت ثانیہ کی سات صورتیں اور ان کے احکام، جماعت ثانیہ کے مکروہ ہونے کے نقلی دلائل میں آپ ﷺ کی احادیث اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار، حضرت مولانا نانوتوی اور حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمہما اللہ کے قابل رشک دلائل، اور قائلین جواز کے دلائل اور ان کے جوابات، شروع میں ایک مفید مقدمہ میں مسئلہ کی مکمل ومدلل وضاحت وغیرہ امور پر مشتمل مفید اور قابل مطالعہ رسالہ ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

مقدمہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و كفى ، و سلام على عباده الذين اصطفى ، اما بعد !

جماعت ثانیہ یعنی مسجد محلّہ میں دوسری جماعت کرنا جمہور کے نزدیک مکروہ ہے، اس لئے کہ جماعت ثانیہ سے پہلی جماعت کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے، ہر شخص اپنی فرصت سے مسجد میں آئے گا اور جماعت کرے گا، اس لئے جماعت ثانیہ مکروہ ہے۔

جماعت ثانیہ کی سات صورتیں اوران کے احکام

جماعت ثانیہ کی مختلف صورتیں ہیں اوران کے احکام بھی جدا ہیں، تفصیل یہ ہے:

(۱)......مسجد طریق ہو، یعنی اس کے نمازی معین نہ ہوں۔

(۲)......اس مسجد میں امام اور مؤذن معین نہ ہوں۔

(۳)......مسجد محلّہ میں غیر اہل محلّہ نے جماعت کی ہو۔

(۴)......مسجد محلّہ میں اہل محلّہ نے بلا اعلان اذان یا بلا اذان جماعت کی ہو۔

ان چار صورتوں میں دوسری جماعت (اگرچہ اذان واقامت کی تکرار کے ساتھ ہو) بالاجماع جائز بلکہ افضل ہے۔

(۵)......مسجد محلّہ میں اہل محلّہ نے اعلان اذان سے جماعت کی ہو اور تکرار جماعت بھی اذان سے ہو۔

(٦)......صورت مذکورہ میں تکرار جماعت بلا اذان ہو اور جماعت ہیئت اولی پر ہی ہو، یعنی عدول عن المحراب نہ کیا گیا ہو۔

یہ دونوں صورتیں بالاتفاق مکروہ تحریمی ہیں۔

(۷)......مذکورہ صورت میں جماعت ثانیہ ہیئت اولی پر نہ ہو، یعنی عدول عن المحراب کیا گیا ہو، امام وسط مسجد میں محراب یا محراب کی محاذاۃ میں کھڑا نہ ہوا ہو، اس حالت میں کراہت شیخین میں مختلف فیہا ہے۔(احسن الفتاوی ص۳۲۳ ج۳)

ہمارے بزرگوں میں سے حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتوی اور حضرت مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری رحمہما اللہ نے اس مسئلہ پر ایک عجیب دلیل نقل فرمائی ہے، اس کا نقل کرنا بھی فائدہ سے خالی نہیں۔

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ سے جماعت ثانیہ کے کراہت کی دلیل

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: صلوۃ خوف باوجود ایسی کشاکشی کے کہ جنگ کا موقع ہے، ایک ہی جماعت کی گئی، اور نمازیوں کی دو جماعتیں بنادی گئیں، اور اس قدر حرکات اور آنا' جانا' چلنا وغیرہ نماز میں جائز کیا گیا، مگر جماعت ثانیہ کی اجازت نہ ہوئی، حالانکہ یہ آسان تھا کہ ایک امام ایک جماعت کو پوری نماز پڑھا دیتا اور دوسرا امام اس کے بعد دوسری جماعت کو پوری نماز پڑھا دیتا۔

حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمہ اللہ سے جماعت ثانیہ کے کراہت کی دلیل

حضرت مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

یہ مسئلہ ہے کہ جس مسجد میں ایک دفعہ جمعہ کی نماز ہو چکی ہو تو اس مسجد میں پھر جمعہ کی جماعت درست نہیں ہے، چنانچہ شامی وغیرہ میں تصریح ہے کہ جمعہ کے بعد جامع مسجد کے دروازے بند کر دیئے جائیں تا کہ ایسا نہ ہو کہ کچھ لوگ آ کر جماعت ثانیہ کر لیں، تو اس کی وجہ میں غور کیا کہ کیا وجہ اس کے ناجائز ہونے کی ہے، جب کہ سارے شرائط جمعہ کے جواز کے موجود ہیں، مصر بھی ہے' اذن عام بھی ہے' نمازی بھی موجود ہیں' ایک شہر میں تعدد جمعہ

بھی جائز ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ دوبارہ جماعت جمعہ ایک مسجد میں صحیح نہ ہو، تو اس کے سوا کچھ وجہ نہیں کہ جمعہ کے لئے جماعت بھی شرط ہے، پس معلوم ہوا کہ دوسری جماعت مشروع نہیں۔

(فتاوی دارالعلوم دیوبند مکمل و مدلل ص ۱۴۱ ج ۳، سوال نمبر: ۵۲۷، فصل اول: جماعت اور اس کی اہمیت،

الباب الخامس فی الامامة)

آپ ﷺ کے دور میں ایک واقعہ بھی جماعت ثانیہ کا نہیں ملتا

آپ ﷺ کی دس سالہ مدنی زندگی میں ایک واقعہ بھی مسجد نبوی ﷺ میں جماعت ثانیہ کا نہیں ملتا، جبکہ یہ مسئلہ عموم بلوی کی قسم سے ہے، مسجد نبوی مرکزی مسجد تھی، وہاں واردین بکثرت آتے رہتے تھے، سرایا ولشکروں کے افراد اپنے اپنے سفروں سے فراغت پر آتے رہتے تھے، اگر جماعت ثانیہ جائز ہوتی یا مستحب ہوتی تو یقیناً بہت زیادہ اس کی نوبت آتی، جبکہ اس طویل عرصہ میں کوئی جماعت سے پیچھے نہ رہا ہو یہ بات عقلاً ممکن نہیں، بلکہ محال ہے۔

جماعت ثانیہ کے قائلین کی ایک دلیل اور اس کا جواب

جو حضرات جماعت ثانیہ کے قائل ہیں ان کی ایک دلیل یہ واقعہ ہے جو ''ابو داؤد شریف'' اور ''ترمذی شریف'' وغیرہ کتب حدیث میں مذکور ہے:

(۱)......عن ابی سعید الخدری ، ان رسول الله صلی الله علیه وسلم : ابصر رجلا یصلّی وحده ، فقال : الا رجلٌ یتصدّقُ علی هذا فیُصلّی معه۔

(ابوداؤد، باب: فی الجمع فی المسجد مرّتین ، رقم الحدیث :۵۷۲)

ترجمہ:......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے

ایک صاحب کو دیکھا کہ وہ (مسجد میں) تنہا نماز پڑھ رہے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں کہ ان پر صدقہ کرے (یعنی ان کے ثواب میں اضافہ کرے) اور اس کے ساتھ نماز پڑھے۔

تشریح:......ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ:

(۲)......عن ابی سعید قال : جاء رجل وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقال : ایکم یَتَّجِرُ علی ھذا ؟ فقام رجل و صلّی معہ۔

(ترمذی، باب : ما جاء فی الجماعۃ فی مسجد قد صُلِّی فیہ مرۃ ، رقم الحدیث :۲۲۰)

ترجمہ:......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ نماز سے فارغ ہوئے کہ ایک صاحب (مسجد میں) داخل ہوئے (انہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی، اب انہوں نے آکر اکیلے نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: کون ان کے ساتھ تجارت کرے گا؟ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

تجارت میں بائع اور مشتری دونوں کا نفع ہے، یہاں آنے والے کا نفع یہ ہے کہ ان کو جماعت کا ثواب مل جائے گا، اور جماعت میں شامل ہونے والے کا نفع یہ ہے کہ اس کو نفل کا ثواب ملے گا۔

فائدہ:......اس حدیث سے ضمناً یہ مسئلہ بھی نکلتا ہے کہ: نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی نماز صحیح نہیں ورنہ اس واقعہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امام بنتے، اور آنے والے صاحب مقتدی ہوتے، اس لئے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل تھے، اور افضل امامت کا زیادہ حق دار ہے۔

اور ''مصنف ابن ابی شیبہ'' اور ''سنن کبری بیہقی'' کی روایت میں ہے کہ: وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

(۳)......عن الحسن : ان رجلا دخل المسجد وقد صلّی النبی صلی الله علیه وسلم، فقال : ألا رجلٌ یقوم الی هذا فیصلی معه ؟ فقام ابو بکر فصلّی معه، وقد کان صلّی تلک الصلاۃ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۴۵۲ ج ۴، فی اعادة الصلوة، رقم الحدیث :۶۷۲۳)

(۴)......عن الحسن فی هذا الخبر : فقام ابو بکر رضی الله عنه فصلی معه، وقد کان صلّی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

(سنن کبری بیہقی ص۹۹ ج ۳، باب الجماعة فی مسجد قد صلی فیه اذا لم یکن فیها تفرق الکلمة رقم الحدیث :۵۰۱۴)

اس روایت کا جواب یہ ہے کہ: یہاں فرض کی جماعت ثانیہ کہاں ہوئی ؟ اس میں فرض پڑھنے والے تو ایک صاحب تھے، دوسرے سب تو متنفل تھے۔

پھر یہ جماعت صرف دو آدمیوں پر مشتمل تھی، اور بغیر تداعی کے تھی، اور بغیر تداعی کے جماعت ہمارے نزدیک بھی جائز ہے، بشرطیکہ کبھی کبھی ہو۔ اور تداعی کی حد بعض فقہاء نے یہ مقرر کی ہے کہ امام کے علاوہ چار آدمی ہو جائیں۔

''بخاری'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا اثر اور اس کا جواب

امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ اثر نقل فرمایا ہے:

(۵)......وجاء انس بن مالک الی مسجد قد صُلِّی فیه، فاذّن و اقام وصلّی جماعة۔ (بخاری، باب فضل صلوة الجماعة، قبل رقم الحدیث :۶۴۶)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک مسجد میں آئے جس میں جماعت ہوچکی تھی تو آپ نے اذان اور اقامت کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھی۔

اس تعلیق کی اصل حدیث ''مصنف ابن ابی شیبہ'' میں ہے:

(٦)......حدثنی ابو عثمان الیشکری قال : مر بنا انس بن مالک وقد صلینا صلوۃ الغداۃ و معہ رھط ' فامر رجلا منھم فاذن ' ثم صلّوا رکعتین قبل الفجر ' قال : ثم امرہ فاقام ' ثم تقدم فصلی بھم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۲ ج۵، فی القوم یجیئون الی المسجد وقد صُلّی فیہ ، رقم الحدیث : ۷۱۶۹)

ترجمہ:......ابوعثمان یشکری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گذرے اور ہم صبح کی نماز پڑھ چکے تھے، ان کے ساتھ ایک جماعت تھی، انہوں نے اس جماعت میں سے ایک شخص کو اذان دینے کا حکم دیا' تو انہوں نے اذان دی، پھر سب نے فجر کی دو سنتیں پڑھیں، پھر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اقامت کا حکم دیا، پھر آپ نے آگے بڑھ کر ان کو نماز پڑھائی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے اس اثر سے استدلال صحیح نہیں، اس لئے کہ ممکن ہے کہ آپ نے جس مسجد میں نماز پڑھی' وہ مسجد طریق ہو۔ اور راستہ کی مسجد میں جماعت ثانیہ کرنا جائز ہے۔ اور وہ مسجد' مسجد طریق تھی اس کی دو دلیلیں ہیں:

ایک یہ کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اذان بھی کہی اور اقامت بھی کہی، اور جو جماعت ثانیہ کو جائز کہتے ہیں وہ بھی بغیر اذان و اقامت کے جائز کہتے ہیں، اذان و اقامت کے ساتھ جماعت ثانیہ کا دنیا میں کوئی بھی قائل نہیں ہے، لہذا انہوں نے جواذان

اور اقامت کہی تو لازماً یہ مسجد طریق ہوگی۔اور ایک روایت سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے، ''مسند ابو یعلی'' میں ہے کہ:

(۷)......عن الجعد ابی عثمان قال : مرّ بنا انس بن مالک فی مسجد بنی ثعلبة فقال : اصلّیتُم ؟ قال : قلنا : نعم ، و ذاک صلوة الصبح ' فامر رجلا فاذن واقام ثم صلی باصحابه۔(مسند ابو یعلی، رقم الحدیث :۴۳۵۵)

ترجمہ:......ابو عثمان فرماتے ہیں کہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (ایک سفر میں) ہمارے یہاں مسجد بنو ثعلبہ سے گذرے تو فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھ لی، ہم نے کہا: ہاں، اور یہ نماز فجر تھی، تو آپ نے ایک شخص کو حکم دیا تو انہوں نے اذان کہی، اور اقامت کہی' پھر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے جس مسجد میں نماز پڑھی' اس کا نام'' مسجد بنو ثعلبہ'' تھا، اور یہ مدینہ منورہ کی مشہور مساجد میں شامل نہیں۔

''سنن کبری بیہقی'' کی روایت میں ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے جس مسجد میں نماز پڑھی اس کا نام'' مسجد بنی رفاعہ'' تھا اور آپ کے ساتھ بیس ساتھی تھے۔

(۸)......ثنا الجعد ابو عثمان الیشکری قال : صلینا الغداة فی مسجد بنی رفاعة و جلسنا ' فجاء انس بن مالک فی نحو من عشرین من فتیانه فقال : اصلّیتُم ؟ قلنا : نعم، فامر بعض فتیانه فاذن واقام ثم تقدم فصلی بهم۔

(سنن کبری بیہقی ص۹۹ ج۳، باب الجماعة فی مسجد قد صلی فیه اذا لم یکن فیها تفرق الکلمة رقم الحدیث :۵۰۱۵)

نیز اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ خود حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ:

(۹)......ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا اذا فاتتھم الجماعة صلّوا فی المسجد فرادی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۵ ج۵، من قال : یُصلون فُرادی ولا یجمعون ، رقم الحدیث :۷۱۸۸)

اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ راستہ کی مسجد تھی ، اوراس میں امام اورمؤذن مقرر نہیں تھے، اس لئے اذان اورا قامت بھی کہی اور جماعت بھی کی ،تو اس سے جماعت ثانیہ کے جواز پر استدلال درست نہیں۔

نیز ’’مصنف ابن ابی شیبہ‘‘ میں یہ صراحت ہے کہ:

(۱۰)......حدثنا الحیّ قال : جاء نا انس بن مالک وقد صلینا الغداة ' فاقام الصلوة ثم صلی بھم فقام وسطھم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴ ج۵، فی القوم یجیئون الی المسجد وقد صُلّی فیه ، رقم الحدیث : ۷۱۷۹)

اس وقت جب جماعت کی تو آگے کھڑے ہونے کے بجائے وسط میں کھڑے ہوئے ، جس کے معنی یہ ہیں کہ انھوں نے ہیئت تبدیل کردی ، اورحضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اگر ہیئت تبدیل کردی جائے ، جماعت محراب سے ہٹ کر ہواوراذان و اقامت بھی نہ ہوتو پھر جائز ہے۔

ہمارے اکابر نے اس موضوع پر رسائل بھی تحریر فرمائے ہیں، مثلاً:

(۱)......**القطوف الدانیة فی کراھیة الجماعة الثانیة** ۔ازحضرت مولا نارشیداحمد صاحب گنگوہی رحمہ اللہ۔ (یہ فارسی رسالہ ہے’’ تالیفات رشیدیہ‘‘ میں طبع ہوگیا ہے)

(۲)......الوصیة الاخوانیة فی حکم جماعة الثانیة۔ازحضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ۔(''احسن الفتاوی'' ج۳/ میں طبع ہوگیا ہے)

جماعت ثانیہ کے چند مسائل

(۱)......مسجد کے صحن میں دوسری جماعت کرنے میں کوئی حرج نہیں،البتہ اس کی عادت نہ بنالی جائے۔

(۲)......ضرورت کے وقت دوسری جماعت مسجد سے ملحقہ کمرۂ یامدرسۂ یاباہر کسی جگہ پر کرنا چاہئے۔

(۳)......مسجد سے باہر صحراء میں دوسری جماعت کرنا ہوتو اذان واقامت کے ساتھ کرنا چاہئے،اوراگر محلّہ یابستی میں ہوتو صرف اقامت پر اکتفا کرلیا کریں،لیکن مسجد میں دوسری جماعت اذان واقامت کے ساتھ مکروہ ہے۔(فتاوی دارالعلوم زکریاص۲۶۲/۲۶۵ج۲)

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کوشرف قبولیت عطافرما کر ذخیرۂ آخرت وذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

نوٹ:......مقدمہ میں جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے جن کا حوالۂ درج نہیں ہیں' وہ درج ذیل ہیں:

(۱)......بذل المجھود ص۴۳۳ج۳۔(از:مولانا خلیل احمد صاحب رحمہ اللہ)

(۲)...... الدر المنضود ص ج۲۔(از:مولانا محمد عاقل صاحب مدظلہم)

(۳)......تحفة الالمعی ص۵۴۴ج۱۔(از:مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری مدظلہم)

(۴)......درس ترمذی ص۴۸۳ج۱۔(از:مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم)

(۵)......حدیث اوراہل حدیث ص۵۲۰۔(از:مولانا انوارِ خورشید صاحب مدظلہم)

آپ ﷺ کا جماعت کے فوت ہونے پر مسجد میں دوسری جماعت نہ فرمانا

(۱)......عن عبد الرحمن بن ابی بکرة عن ابیه :انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم اقبل من بعض نواحی المدینة یرید الصلوة ' فوجد الناس قد صلوا ' فذهب الی منزله فجمع اهله ثم صلی بهم۔(معجم طبرانی اوسط ۵۱ج ۷، رقم الحدیث :٦٨٢٠)

ترجمہ:......حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے نواحی سے تشریف لائے ،آپ ﷺ کا ارادہ نماز پڑھنے کا تھا،لیکن آپ نے دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں،لہذا آپ ﷺ اپنے مکان پر تشریف لے گئے ،اور گھر والوں کو اکٹھا کرکے انہیں نماز پڑھائی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جماعت کے فوت ہونے پر مسجد میں دوسری جماعت نہ فرمانا

(۲)......عن ابراهیم : ان علقمة والاسود اقبلا مع ابن مسعود الی مسجد ' فاستقبلهم الناس قد صلوا ' فرفع بهما الی البیت ' فجعل احدهما عن یمینه والآخر عن شماله ' ثم صلّی بهما۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۴۰۹ ج ۲، باب الرجل یؤم الرجلین والمرأة ، رقم الحدیث :٣٨٨٣)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت علقمہ اور حضرت اسود رحمہما اللہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مسجد میں آئے ،لوگوں نے ان کا استقبال کیا اس حال میں کہ لوگ نماز پڑھ چکے تھے،حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں کو لے کر گھر چلے گئے ،ایک کو دائیں جانب کھڑا کیا اور دوسرے کو بائیں جانب' پھر

نماز پڑھائی۔

صحابہ رضی اللہ عنہم جب مسجد میں نماز ہوچکی ہوتی تو اکیلے نماز پڑھتے

(۳)......عن الحسن قال : کان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلوا المسجد، وقد صُلِّی فیہ، صلَّوا فرادیٰ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۵ ج۵، من قال : یُصلون فُرادی ولا یجمعون ، رقم الحدیث :۷۱۸۸)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت محمد ﷺ کے صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) جب مسجد میں تشریف لاتے اور نماز ہوچکی ہوتی تو اکیلے اکیلے نماز پڑھتے۔

جب مسجد میں جماعت فوت ہو تو دوسری جماعت نہ کرے

(۴)......عن ابراھیم قال : یُصلون شتّی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۵ ج۵، من قال : یُصلون فُرادی ولا یجمعون ، رقم الحدیث :۷۱۸۷)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: (جب مسجد میں جماعت ہوچکی ہو، ایسی صورت میں بعد میں آنے والے) اکیلے اکیلے نماز پڑھیں۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا دوسری جماعت کو ناپسند فرمایا

(۵)......عن فضیل بن عمرو : ان عدی بن ثابت واصحاباً لہ رجعوا من جنازۃ فدخلوا مسجدا قد صُلِّی فیہ فجمَّعوا، فکرہ ذلک ابراھیمُ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۴ ج۵، فی القوم یجیئون الی المسجد وقد صُلّی فیہ ، رقم الحدیث : ۷۱۷۸)

ترجمہ:......حضرت فضیل بن عمرو رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عدی بن ثابت اوران

کے ساتھی جنازہ سے واپس آئے تو ایک ایسی مسجد میں داخل ہوئے جس میں نماز ہوچکی تھی، انہوں نے (دوسری) جماعت کی، حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے اسے پسند نہیں فرمایا۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا فتوی کہ جماعت ہوچکی ہو تو اکیلے نماز پڑھو

(۶)......عن الحسن انه كان يقول : يُصلون فرادٰى۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۵ ج۵، من قال : يُصلون فُرادى ولا يجمعون ، رقم الحديث :۷۱۸۳)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: (جب مسجد میں جماعت ہوچکی ہو' ایسی صورت میں بعد میں آنے والے) اکیلے اکیلے نماز پڑھیں۔

(۷)......عن الحسن قال : يُصلون شتّى۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۵ ج۵، من قال : يُصلون فُرادى ولا يجمعون ، رقم الحديث :۷۱۸۶)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: (جب مسجد میں جماعت ہوچکی ہو' ایسی صورت میں بعد میں آنے والے) اکیلے اکیلے نماز پڑھیں۔

حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ کا فتوی کہ جماعت ہوچکی ہو تو اکیلے نماز پڑھو

(۸)......عن ابی قِلابة انه كان يقول : يصلون فرادٰى۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۵ ج۵، من قال : يُصلون فُرادى ولا يجمعون ، رقم الحديث :۷۱۸۴)

ترجمہ:......حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: (جب مسجد میں جماعت ہوچکی ہو' ایسی صورت میں بعد میں آنے والے) اکیلے اکیلے نماز پڑھیں۔

حضرت قاسم رحمہ اللہ نے جماعت فوت ہونے پر تنہا نماز پڑھی

(۹)......عن افلح قال : دخلنا مع القاسم المسجد وقد صُلِّى فيه ' قال : فصلى

القاسمُ وحده۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۵ ج۵، من قال : یُصلون فُرادی ولا یجمعون ، رقم الحدیث :۷۱۸۹)

ترجمہ:......حضرت افلح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہم (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے) حضرت قاسم رحمہ اللہ کے ساتھ (نماز پڑھنے کے لئے مسجد گئے) تو وہاں نماز ہو چکی تھی، تو حضرت قاسم رحمہ اللہ نے تنہا نماز پڑھی۔

اکابر تابعین کا فتوی کہ: دوسری جماعت درست نہیں ہے

(۱۰)......عن عبد الرحمن بن المجبر قال : دخلت مع سالم بن عبد الله مسجد الجحفة ، وقد فرغوا من الصلوة ، فقالوا : الا تجمع الصلوة ؟ فقال سالم : لا تجمع صلوة واحدة فی مسجد مرتین ،

(قال :) واخبرنی ابن وهب عن رجل من اهل العلم ، عن ابن شهاب و یحی بن سعید و ربیعة ابن ابی عبد الرحمن واللیث مثله۔

(المدونۃ الکبری ص۹۰ ج۱، باب الرجل یؤم الرجلین والمرأة ، رقم الحدیث :۳۸۸۳)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن مجبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ کے ساتھ (نماز پڑھنے کے لئے) مسجد جحفہ میں گیا، لوگ نماز سے فارغ ہو چکے تھے، لوگ کہنے لگے: آپ جماعت کیوں نہیں کروا لیتے۔ حضرت سالم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مسجد میں ایک نماز کی دو دفعہ جماعت نہیں کرائی جا سکتی۔

ابن القاسم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: مجھے حضرت ابن وہب رحمہ اللہ نے بہت سے اہل علم کی طرف سے، حضرت ابن شہاب زہری، حضرت یحی بن سعید، حضرت ربیعۃ بن ابی عبد الرحمٰن اور حضرت لیث رحمہم اللہ کے متعلق اسی عمل کی خبر دی ہے۔

جماعت ثانیہ کی کراہت پر حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کی تصریح

(۱۱)......قال الامام الشافعی رحمه الله :

انـا قد حفظنا ان قد فاتت رجالا معه الصلوة ' فصلوا بعلمه منفردين ' وقد كانوا قادرين على ان يجمعوا ' وان قد فاتت الصلوة في الجماعة قوما ' فجاء وا المسجد فصلى كل واحد منهم منفردا ' وقد كانوا قادرين على ان يجمعوا في المسجد ' فصلى كل واحد منهم منفردا ، وانما كرهوا لئلا يجمعوا في مسجد مرتين ،

وقال ايضا : انما كرهت ذلک لهم ' لانه ليس مما فعل السلف قبلنا ' بل قد عابه بعضهم ، الخ۔

(کتاب الام ص۱۵۴ ج۱، باب الرجل يؤم الرجلين والمرأة ، رقم الحديث :۳۸۸۳)

ترجمہ:......حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

ہمیں یاد ہے کہ بہت سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز آپ ﷺ کے ساتھ فوت ہوگئی تھی تو انہوں نے آپ ﷺ کو اس بات کے معلوم ہونے کے باوجود اکیلے اکیلے نماز پڑھی تھی، حالانکہ وہ دوسری جماعت کرنے پر قادر تھے۔ایسے ہی کچھ لوگوں کی جماعت سے نماز رہ گئی تو وہ مسجد آئے اور ہر ایک نے الگ الگ نماز پڑھی، حالانکہ وہ بھی قادر تھے کہ مسجد میں دوسری جماعت کریں، لیکن پھر بھی انہوں نے دوسری جماعت کرانے کو اس لئے ناپسند سمجھا کہ وہ مسجد میں دومرتبہ جماعت کرنے کے مرتکب نہ ہوں۔

نیز امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں اہل محلّہ کے لئے تکرار جماعت کو مکروہ سمجھتا ہوں، اس لئے کہ یہ ایسا کام ہے جس کو ہمارے اسلاف نے نہیں کیا، بلکہ بعض نے تو اسے معیوب سمجھا۔

آپ ﷺ کی ترک جماعت پر وعید بھی جماعت ثانیہ کی کراہت کی دلیل ہے

(۱۲)......عن ابی هریرة رضی الله عنه : ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال : والذی نفسی بیده لقد هممت ان آمر بحطب فَيُحْطَبَ ثم آمر بالصلوة فیوذن لها ' ثم آمر رجلا فیؤم الناس ' ثم اخالف الی رجال فاحرق علیهم بیوتهم ' والذی نفسی بیده لو یعلم احدهم انه یجد عرقا سمینا ' أو مرماتین حسنتین لشهد العشاء۔

(بخاری ص۸۹ ج۱، باب وجوب صلوة الجماعة ، رقم الحدیث :۶۴۴)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بیشک میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، پس وہ لکڑیاں جمع کریں، پھر میں نماز کا حکم دوں' پس اس کے لئے اذان دی جائے، پھر میں ایک شخص کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو نماز کے لئے جماعت میں حاضر نہیں ہوئے) پس میں ان پر ان کے گھروں کو جلادوں، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر ان میں سے کسی کو معلوم ہوجائے کہ اس کو گوشت والی ہڈی یا بکری کے دو پائے مل جائیں گے تو وہ ضرور عشاء میں حاضر ہوگا۔

تشریح......اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ دوسری جماعت صحیح نہیں، اگر دوسری جماعت درست ہوتی تو آپ ﷺ اس قدر سخت وعید ارشاد نہیں فرماتے، بلکہ جن کی جماعت چھوٹ گئی ہے، ان کو دوسری جماعت کا حکم فرمادیتے۔